| جلد ۵ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۲ ذیحجۃ الحرام ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ عیسوی | نمبر ۱۷ |
|---|---|---|

## مقدمۃ الجیش

### مسٹر کروگر کی بوکھلاہٹ

مسٹر کروگر بھی عجب انداز کا مالک ہے وہ ہماری گورنمنٹ کے پیچھے ایسا ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ جب اوسنے دیکھا کہ ہماری فوجیں گورنمنٹ کے مقابلہ کو بس نہونگی کیونکہ تعداد مین بہت کم ہین تو اوسنے ملک کے تمام حصہ مین ڈھنڈورا لگانا شروع کیا تھا چنانچہ مسٹر کروگر پریسیڈنٹ کے مین اور تمام جنوبی ملک کا دورہ لگا چکے ہیں اسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ پریسیڈنٹ مذکور نے خیال کیا کہ ایسے وقت مین میری ذاتی ترغیب کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ ڈھیلا ڈھالا ہوا جوش پہر اوبھر جائے۔ اور برٹش فوج کے مقابلہ مین میدان جنگ کیطرف دوڑے چلے آئین۔

## ہرگز نہین شرافت ملکر دغا کا دینا

### اس فعل سے بڑھکر غیرت نہین ہے کوئی

ہم دیکھتے ہین کہ روسی اخبارات اکثر امیر صاحب کی نسبت لکھ رہے ہین کہ امیر صاحب گورنمنٹ انگلشیہ سے مل کر بیوفائی کرینگے امیر صاحب کی وفاداری کا اس سے پورا ثبوت ملتا ہے کہ انھون نے جنگ ٹرانسوال پر گورنمنٹ سے ہمدردی ظاہر کرکے فرمایا کہ مین بھی ایسا ہی ضرور برٹش کی امداد کیلیے روانہ کرتا مگر اونکو دریائی آب و ہوا موافق نہ آئیگی اس سبب سے مین مجبور ہون ہم بطور یقین کے امید کرتے ہین کہ امیر اب ہرگز گورنمنٹ سے ملکر بیوفائی نکرینگے اور یون تو کسیکے دل کا حال کسیکو معلوم نہین۔ اگر اونکو خدانخواستہ ایسا کرنا ہی ہو تو ملکر ہرگز نہین کرسکتے۔ خواہ وہ اپنے ارادے مین کامیاب ہون یا نہون مگر ہمکو ایسی امید ہی نہین۔ خدا نخواستہ کہ وہ برٹش کے مقابلہ کو کھڑے ہون۔

## یون مدد کہا کرو تم یون مال کچھ نسمجھو

### ہم سا بھی خیرخواہ دولت نہین ہے کوئی

ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مدبر پارلیمنٹون مین چند سودا اس بات پر بڑی گڑبڑ رہی ہے کہ امیر صاحب جو اسقدر اندھا دھند ہتھیار منگا رہے ہین۔ آخر اس سے انکا منشا کیا ہی۔ پارلیمنٹ ممبر اس سے بہت چونکتا ہین مگر اونکو نہین معلوم کہ یہ ہتھیار جب کام آئینگے جب روسی ہندوستان کے مقابلہ کو کھڑا ہوگا کیونکہ امیر صاحب کو روس کیطرف سے خوف ہے۔ اگر ایسا ہوا کہ روس نے ہندوستان پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا تو اوسوقت امیر صاحب برٹش گورنمنٹ کو اپنی وفاداری کا پورے طور سے ثبوت دکھا دینگے۔ اوس وقت پارلیمنٹ والون کو معلوم ہوگا کہ ہتھیارون کی خرید خالی از علت نہ تھی اور اوس وقت امیر صاحب کی قدر اور بڑھ جائیگی۔

## پھوٹے نصیب

یہ فوج بھی خدا جانے کس آفت کو [illegible] رہی ہین اور اپنے فن مین کس بلا کے ماہر ہین کہ فوج کو گھیرے مین ڈال لیا اور رسد بند کرکے ادھر ٹھنڈے پانی کی تکلیف دینا تو ان کے بائین ہاتھ کا کھیل ہے۔ پہلے دو مقامون پر انہون نے فوج کو پھانسا تھا لیکن ہمت اور کمر باندھ ادھر رسد و رسانی جگہ کی رسد بند کرکے اسقدر فوج کے اوسان باختہ کرچھوڑے کہ ہمارے سپاہی اور ولایتی افسر لندن کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤن کو اس جاسر زمین مین یاد کرکے [illegible] پرورشت مین پسپا ہو کر بھاگتے ہین کہ چھوٹ جائین تب اچھی طرح سے خبر لین۔ ہمارے افسرون نے اپنی بہادری اور اعلی تدبیرون سے خدا خدا کرکے ان دونون مقامون پر دشمنون کو پسپا کیا۔ اور ان مقامون پر قبضہ کرکے فوج مع [illegible] و سامان دشمنون کے نرغہ سے نکالا۔ جب دشمنون نے دیکھا یہ مقام تو ہاتھ سے نکل گئے تو اونہون نے اور دو مقامون کو مع فوج گھیر لیا اور وہان بھی یہین لگا کر ہر چہار طرف سے گولہ باری کرکے ہماری فوج کو اوسان باختہ کرنے لگے مینگلنگ کو تو عرصہ سے گھیرے ہوئے ہین اب ویبزی مقام کو بھی گھیرا ہے ہماری فوج بہت کوشش مین ہے کہ اس مقام پر زبردست حملہ کرکے دشمنون کو ہٹا دے مگر وہ اپنی ذعیت [illegible] ہین کہ مرے پر [illegible] نہین کا مضمون لکھا ہے۔ رویٹر صاحب نے تار دیا ہے کہ ویبزی پر ہماری فوج پوری زور کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے۔ گو کہ اخبارات اصلی صورت ابھی بتلا رہے ہین دو دشمن کی نہیچ ترتیب بالکل برباد کردی اور بہت سے فوج مارے گئے مگر افسوس کہ اس قدر نقصان [illegible] شمس [illegible] گئے وہ سب صرف تھوڑی سی کے ساتھ [illegible] کو بھیجے گئے ہین۔

## افسرون کی لیاقت

ہم جو دیکھتے ہین کہ پھر ڈچ بڑا زور بڑھتا جاتا ہے اور انہون نے پہلا سا حال پھر شروع کردیا کہ یہ مارا اور وہ دبا یا اسکو پکڑا اور وہ دوسکو گھیرا۔ کہین سے بھاگے تو کہین جا کر فوراً قابض ہو گئے۔ غرضکہ جہان تر کی بہ ترکی جواب دینے لگے ایجانب بہتیرا غور کرکے دریا مین غوطے کھاتے تھے مگر یہ بات سمجھ کے بچون بچ ذہن مین بھی آ کر کیا وجہ ہے جو دوبارہ پھر ڈچون کا سلسلہ بندھ گیا۔ کیا افسرون نے لڑائی کو بالکل کھیل ہی سمجھ لیا ہے کہ جب چاہا جب فورا ٹھنڈے پڑ گئے۔ دو چار مقامون سے ہٹ گئے اور جب چاہا پھر ریلا کرکے اُن مقامات مین داخل ہو گئے۔ سو دو سو مرگئے سو دو سو کو مار ڈالا۔ غرضکہ ان وجوہات پر خیال کرکے ایجانب سخت حیران تھے۔ اب معلوم ہوا کہ ہمارے افسرون کی لیاقت کا باعث ہے جو ڈچون کا یہ زور بندھا ہوا ہے۔ سچ ہے جیسا نیاہی ویسا گھوڑا ہو تو پھر کیا کہنا۔ جب ہمارے افسر نا تجربہ کار ہین تو سپاہیو کا کیا قصور ہے سپاہی بھی انکی غفلت کی وجہ سے زیادہ مارے جاتے ہین۔ لارڈ ہارٹش بہادر خود برٹش افسرون کیتعلق نکتہ چینی کرتے ہین اور انکی تائید مین تمام اخبارات لکھتے ہین کہ اس نکتہ چینی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے افسرون کو جنگی تعلیم اچھی نہین ہوئی۔ اگر اس جنگ مین تجربہ کار افسر بھیجے جاتے تو اب تک جنگ کب کی ختم ہوگئی ہوتی۔ بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ برٹش گورنمنٹ یہان پرانے افسر نہین بھیجا تو اسکو نئے افسرون کا یہ خیال محض غلط ہے اگر جدید افسرون کو جنگ پر نہ بھیجین گے تو وہ تجربہ کار کیونکر ہونگے مگر ہاتھ مین جانے بھی ہر روز ایک جنگ ہوتا ہے وہ [illegible] کو سنبھال لین جیسے کو سپاہیو نہا زیادہ [illegible]

## فوجکی ریل پیل

خدا کی شان کہ فوج ایک وحشی قوم والیسی (؟) گورنمنٹ سے مقابلہ ہیبت ناک کیسے تو قوت ہو سکتا ہے کہ فوج وحشی ہماری شائستہ اور بہادر فوج کے مقابلہ مین کوئی کارنمایان کر سکتے ہین۔ ہرگز نہین یہ بات بالکل خلاف قیاس ثابت ہوگی تو ادنی کا اعتبار ہی کیا سالک کسی موقعہ پر ہماری فوج کو ذرا یا شکست پاکر اونہون نے کچھ زیادتی بھی کیا تو لڑائی کا میدان ہے جب دو لڑینگے تو ایک ایک گرہ ہی گا۔ ٹرانسوال کے ہماری بہادر سپاہیون سے وحشی اچھی طرح سے واقف اور آگاہ تھے اسی سبب سے کہین موقع پاکر انہون نے ہماری بہادر فوج کو کچھ آنچ پہنچایا ہے بعض موقعہ پر برٹش سپاہ کو لڑائی کا محل دیکھکر ذرا پیچھے ہٹنا پڑا مگر نہایت متانت کیساتھ کسی جگہ پر میدان سے ذرا تیز چلنا پڑا جسکو بعض نا فہم نامہ نگار نے اُڑا یا کہ فلان افسر فوج فوجکو مقابلہ سے بھاگ گیا۔ وہ لوگ اتنا نہین سمجھتے کہ بہادر سپاہی کہین میدان جنگ سے بھاگتے ہین کشتون نے تیز چلنے کا نام بھاگنا رکھ لیا۔ اب ہماری فوج بھی وہان کے راستون سے کم و بیش واقف ہو گئی جاتی ہے اور دوسری امدادی فوج یکے بعد دیگرے پہنچتی جاتی ہے چنانچہ ڈیلی نیوز کا نامہ نگار رڈیرسبرگ سے تار دیتا ہے کہ جنرل رنڈل جنرل برا بانٹ کی امداد کیلئے یہان سے جو جنوب کیطرف کوچ کر رہے ہین۔ باوجودیکہ ڈچون کی بڑی فوج ہے مگر جنرل رنڈل کی کی خبر نے اُن وحشیون کے چھکے چھڑا دئے۔ اب کہئے اسکا علاج وہ کیا کر سکتے ہین کہ ایسے موقعہ پر ہماری گورنمنٹ فوج کی ریل پیل کر رہی ہے۔ فوج کہان تک غور کرینگے جان لیکے بھاگین جس طرح خدا کی [illegible] دیں۔

## ڈچون کا زور

ہم پچھلے ہفتہ کے حالات پر نظر کرکے ہم سمجھے تھے کہ بس اب ڈچ ہماری گورنمنٹ کا مقابلہ ہو چکا اور جگہ جگہ سے بھاگنا شروع کردیا اکثر تو آبادیون کے ڈچ مطیع ہوگئے اور آخر جنگ سے گھبرا کر اپنی اپنے دریاؤن اور قصبون کو واپس جا رہے ہین جنرل اکرونجی معہ چار ہزار سپاہ کے گرفتار ہوا ہماری فوج نے لیڈی سمتھ اور کمبرلی دشمن کے قبضے سے چھوڑا لیا اور فوجون کا آگے بڑھنا شروع ہوا ان وجوہات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اب ہماری فوجین بہت جلد پریٹوریا تک پہنچ جائینگی مگر بالفعل تو ہماری امید کے خلاف کارروائی نظر آتی ہے اور اب تو ڈچون کا بہت زور معلوم ہوتا ہے کیونکہ پندرہ ہزار ڈچ فوج دریائے سنڈی کے درمیان چند مقامات پر مقیم ہین اور وہ برٹش فوجون کے اوس طرف بڑھنے کا انتظار کر رہے ہین کہ کب برٹش فوجین سامنے آئین اور کب ہم اون [illegible] کی خبر لے - غالباً برٹش بھی عنقریب انکی سرکوبی اور اونکو اس [illegible] کے انتظار کا مزہ دکھانے کے واسطے آگے بڑھینگی - اگر اس جنگ مین پرانے اور تجربہ کار افسر شریک ہوتے تو اس وقت ڈچون کا [illegible] زور نہوتا اور ہماری فوج کو ہزیمتین جیسی پڑی ہین اون سے بچ جاتی چونکہ اکثر افسر بالکل ناتجربہ کار ہین جسپر لارڈ رابرٹس خود بھی نکتہ چینی کرتے ہین - جس واسطے لارڈ موصوف کو ہر ایک بات سوچ سمجھے فوج معائنہ کرنے مین تامل ہوتا ہے - جس سے دشمن خیال کرتے ہونگے کہ برٹش ہمارے مقابلے سے دم چرا رہی ہے جو آگے نہین بڑھتی -

## ترکی کارنامے

تمام دنیا کے بہادر اگر جمع کئے جاتین تو بھی ترکی سپاہی انتخاب مین آئینگے - یہ وہ لوگ ہین جن کی بہادری کے سکے [illegible] جنگی کارنامے تواریخ کے صفحے تمام دنیا کے بہادر سپاہیون کے کارنامون سے بڑھ چڑھ [illegible] تبلاتے ہین - یہ وہ سپاہی ہین کہ جنکی سپہگری کے سکے تمام جہان کے بہادرون کے دلون پر نقش [illegible] رہے ہین - یہ وہ سپاہی ہین جن کی بہادری کے مشرق سے مغرب تک کے لوگ قائل اور معترف ہین - یہ وہ مرد میدان ہین جنکی ہمت اور شجاعت کے ثناخوان صرف مسلمان ہی نہین بلکہ ہر فرقہ اور ہر ملت کی بہادر قومین [illegible] کہ ایکجان نہین ہزار جان سے دلدادہ اور ہزار زبان سے مدح سرا ہین جس تاریخ کو اٹھا کر دیکھیگا انکی دلیریون اور جانبازیون کے نقشہ ہر صفحہ اور ہر ورق مین پائیگا - کوئی شخص کتنا ہی بڑا نامی [illegible] ہو مگر یہ بات وہ کبھی نہین ثابت کرسکتا کہ فلان مقام یا فلان جنگ سے ترکی لشکر نے ہٹ اور دی ہے [illegible] اتفاقات اسکے کارنامون مین ضرور نظر آئینگے کہ فلان مقام پر ترکی لشکر بہت ہی کم [illegible] تعداد سپاہی تھے - اور گروہ مخالفین کی تعداد بیحد و بیشمار تھی مگر اوس لڑائی مین بھی یہی لوگ اپنے دشمنون پر غالب آئے اور میدان جنگ مین انہین کے ہاتھ بالا رہا - روم و روس کی اگر تمام لڑائیان شروع سے آخر تک دیکھیے گا تو انہین کی شجاعت اور ہمت کی تعریف اور مدح سرائی کیجیے گا -

اخیر اخیر مین پلونا کی جنگ مین جو ترکی اور دلیری چند زخمی - اور تھکے ہوئے سپاہیون نے دکھلائی وہ قیامت تک صفحہ روزگار پر [illegible] ترکون نے جو کاسہ اپنی بہادری

## میدان جنگ

مین دکھلائی - وہ خاص انہین کا حصہ تھا [illegible] سپاہی تھے جنہون نے باوجود کمی تعداد کے دشمنون کے چھکے چھوڑا دئے - یہی ترکی [illegible] جنہون نے باوجود زخمی اور بھوکے ہونے ہمیشہ کے لئے روس کو ششدر کردیا کہ [illegible] خبردار ترکی سپاہیون سے لڑنے کا ارادہ تو کیا - جنہون کبھی خیال بھی نہ کرنا -

یہی جرار بہادر تھے - جنہون نے باوجود ایک تنگ مقام مین پھنس جانے کے چار روس کو ہمیشہ کے لئے [illegible] کان پکڑوا دیا [illegible] کوتہ اندیش یہ خیال کرتے ہین کہ شیر [illegible] و جنت غازی عثمان پاشا کے انتقال [illegible] سے ترکی سپاہیون کا دل [illegible] ٹوٹ گیا [illegible] ہرگز نہین - یہ بات ضرور ہے کہ آپ کی [illegible] حسرت آیات کا صدمہ عموماً تمام دنیا کے [illegible] کو خصوصاً ترکی سردارون اور سپاہیون [illegible] کمال درجہ کا ہوا - اور بات بھی ایسی ہی ہے کہ جیسا صدمہ گذرا ہو - وہ تھوڑا ہے مگر یہ بات کبھی نہین ہوسکتی کہ ترکی سپاہ ہمت ہار [illegible] بیٹھ رہے - خدا کے فضل سے ہر ترکی جوان ہمت شجاعت مین مرحوم نور اللہ مرقدہ کے قدم [illegible] ہی ہے - غازی مرحوم و مغفور اپنے مرتبہ فن سپہگری مین اعلیٰ درجہ کے واقفکار [illegible] اور لائق تھے لیکن یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ ان کے بعد ترکی فوج مین ایک بھی بہادر اور [illegible] افسر نہو - حال ہی کا ذکر ہے کہ ادہم پاشا جنگ یونان مین [illegible] لائے یہ وہ [illegible] ہین کہ جس سے تمام یورپ والون کے کان کھڑے [illegible] غرضکہ ایسے تجربہ کار اور [illegible] ترکی نہین [illegible]

## مسجد مظہر کی اوقاف پر ہمہ جا حملہ

آجکل یہ عجیب ہوا پھیلی ہوئی ہے کہ جہاں کہیں کسیکو مال وقف کی نسبت بہت سپردگی ملی اور بہانے ڈھونڈے کے حصے بڑھنے۔ مال وقف کا انتظام کیا سپرد ہوا گویا روٹیوں کا سہارا ہو گیا۔ اب اس سے کچھ غرض نہیں کہ خدا رسول کے احکام کیا ہیں۔ ہمارا مذہب کن کن باتوں کی اجازت دیتا ہے اور کن کن باتوں کو منع کرتا ہے۔ آدمی بہت برا ایسا آدمی دنیا میں بہت ہی جلد ذلیل ہو جاتا ہے اور عاقبت تو جو کچھ ہوگا وہ ہوگا لیکن عاقبت کا خیال نہیں کرتا ہے۔ بقول شخصیکہ دلارام ہے کہ صبح کو جام شام گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے تو آرام سے گذرتی ہے۔ شہروں میں اسکی شکایت سنی گئی ہے اور ہر جگہ یہ ہوا پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں تو اور بھی کثرت سے اس قسم کی شکایتیں سنی جاتی ہیں۔ کیونکہ جب شہر بڑا ہوتا ہے تو اس قسم کی جائدادیں بھی بہت سی ہوتی ہیں۔ کہیں سنتا ہے کہ فلاں شہر میں مسجد کی آمدنی سے روشنی اڑ گئی۔ کہیں مشہور ہے کہ فلاں مسجد کی آمدنی متولی صاحب خود ہی نوش کر جاتے ہیں۔ کہیں شکایت ہے۔ فلاں متولی صاحب برسوں سے کچھ حساب ہی کسیکو نہیں سمجھاتا۔ غرض کہ جدھر دیکھئے اسی قسم کی شکایتیں ہیں۔ چنانچہ بھاگلپور بہار کی مسجد کے متعلق ابھی ایک خط دفتر میں وصول ہوا۔ جس میں ہمارا ایک معتبر جانب اس صورت پر تفصیل لکھا ہے کہ وہاں سے ایک مسجد بھاگل کی مسجد کے نام سے مشہور ہے مسجد مذکور متولی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ دوسرے

## متولی صاحب

نے اوسکا حقانی کسی بہانے سے بہانہ کیا اور چندے پیسے اکٹھا کر کے اپنے قبضہ میں لیکر مسجد میں لگا دیا اور متولی صاحب کی تجہیز و تکفین بھی مسجد ہی کے پیسے سے ہوئی۔

تعجب ہوتا ہے۔ مزید براں یہ بات کی نقل کی گئی ہے کہ آمدنی میں سے متولی مرحوم کی بیوہ کیلئے دو روپیہ ماہوار بطور تنخواہ کے مقرر کر دئے گئے ہیں۔ اور دوسرے جیسے کتاب میں بھی اسی طرح کی خبر ہے۔ نہ کسی کو سمجھاتے ہیں نہ بتلاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ متولی صاحب نے مذکورہ بالا باتوں کا جواز کس طرح نکالا۔ اور کس نے اونکو یہ مسئلہ بتلایا کہ مسجد کی آمدنی آپ جس کام میں چاہیں لگا دیں۔ متولی صاحب حال کو اگر متولی صاحب حال کو اگر متولی مرحوم سے کوئی خاص تعلق ہی تھا یا یہ اون کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی یا ہمدردی ہی کرنا چاہتے تھے تو مسجد کی آمدنی سے او نکا کیا تعلق تھا۔ اور وہ اس کے خرچ کرنے کے کب مجاز تھے۔ اگر ایسا ہی تھا تو اپنے ذاتی خرچ سے مرحوم متولی کی تجہیز و تکفین کی کفالت کیوں نہ فرمائی۔

اور اسکی کیا وجہ ہے کہ متولی صاحب حالی بھی مسجد کی آمد کا کچھ حساب کتاب مسلمانان شہر کو نہیں سمجھاتے۔ ان کو چاہئے تھا کہ مسالا نہ گذا ہوا اور دوامی مسجد اور اسکا کل حساب کتاب خرچ وغیرہ چھپوا کر مسلمانوں کے پیش کرتے۔ اسکا جلد انتظام ہوا تو خیر ورنہ انجانب اسکی طرف خاص توجہ فرمائینگے۔

## آخری فیصلہ

لیجئے بہت حضرات کو بہت سی باتوں کا انتظار تھا کہ دیکھو جنگ ٹرانسوال کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ ہزاروں کان اسی صدا کے منتظر اور ہزاروں آنکھیں اسی مضمون کی جویا تھیں۔ اگرچہ انجانب بہت سی باتوں کا پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے مگر کسی بلا کو کیا غرض پڑی ہوئی ہے کہ وہ بیٹھے بٹھائے اپنے دماغ سے زور دیکر انجانب کے الفاظ کا مطلب نکالے۔ خیر صاحب آپ اپنی تحریر شریف کو تکلیف نہ دیں۔ ہم خود ہی بتلا دیتے ہیں۔ در حقیقت یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اسمیں کچھ فکر سے کام لینا پڑے۔ سمجھ لیجئے یہ بات تو ظاہر ہے کہ جب کوئی عالی ہمت آدمی کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکو پورا ہی کر کے چھوڑتا ہے۔ جب عام طور سے یہ بات مسلم کی جا چکی ہے تو ہماری بہادر گورنمنٹ بھی اسی پر عمل درآمد کریگی۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کروڑوں روپیہ کے صرف اور ہزاروں جانوں کے تلف ہونے کے بعد اب اوس سے دست بردار ہو جائے یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ برٹش فوج کو بھی خدا نے وہ حوصلہ عطا فرمایا ہے کہ چاہے جان جائے یا رہے مگر جنگی معاملہ میں وہ اپنی ہیٹی کبھی نہ کریگی۔ یہ تو کوئی ایسی لڑائی نہیں جس سے کچھ زیادہ اندیشہ ہو۔ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا موقعہ آن پڑے کہ تمام فوج اپنی بہادری یادگار چھوڑ کر تلوار کی گھاٹ اوتر جائے اور ایک سپاہی بچ رہے تو اوسکا بھی یہی حوصلہ ہوگا کہ میں بھی ورنہیں کے دامنوں میں جا کر لیٹ جاؤں۔ چنانچہ سر ہنری فولر نے مقام اولڈ ہیمپشن پر بیان کیا۔ یہ جنگ تمام جنوبی افریقہ میں ہر جگہ گورنمنٹ وکٹوریا کی مکمل طور پر برقرار رکھی جائیگی اور وقت تک جنگ جنوبی افریقہ کا فیصلہ ہونا ناممکن ہے۔

## خدا خیر کرے

میفکنگ کے محصورین کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے۔ خدا انپر رحم کرے۔ ڈچون کے محاصرہ مین ایسے گھرے ہوئے ہین کہ کسیطرف سے نکلنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی۔ جب تک کوئی زبردست کمک نہ پہونچے۔ انکا نکلنا ذرا امر دشوار معلوم ہوتا ہے۔ باوجودیکہ برٹش سپاہ ایسے سخت محاصرے مین پہنسی ہے مگر پہر بھی وہ اندر ہی سے اسقدر ڈچ فوج پر بندوقون کی بوچہار کرتی ہے کہ وہ اپنی جگہہ سے ایک قدم آگے بڑھ نہین سکتے۔ فوج افسر بہت ہی زور لگاتے ہین کہ کسیطرح جلد برٹش فوج کو پسپا کرکے گرفتار کرلین۔ چنانچہ ہر ایک حال کا تار مظہر ہے کہ فوج کمانڈر سمین نے میفکنگ پر گولہ باری شروع کی ہے۔ مگر ہماری فوج باوجودیکہ محصور ہے مگر اوس نے اوسی حالت مین ایسی امن کی جگہہ بنالی ہے کہ ڈچون کے گولے بہت کم کارگر ہوتے ہین۔ اور ہماری بہادر فوج برابر جواب ترکی بہ ترکی دے رہی ہے۔ یہ سب کچھ سہی لیکن ہمین خوف اسباب کا ہے۔ کہ محصور فوج کو کسی جانب سے کسی قسم کی رسد نہین پہونچتی اگر سگرین فوجکے پاس نہ رہا تو پہر اوسکو خودبخود ڈچون کے پہندے مین پہنسنا پڑیگا اگر ایسے وقت مین ایکطرف سے بھی کمک پہونچ جائے تو یہ فوج ڈچون کو اوندہے منہ گرا اون کے خونخوار پنجے سے بہت آسانی کے ساتھ نکل سکتی ہے اسوقت صاحب کمک آتے کیا دیر لگتی ہے اب آتی ہی ہوگی۔ پہر دیکھ لینا کہ اپنے محاصرہ سے نکلکر پر خوف جو کہ ہان بہر گئی۔ اور ڈچ چہپتے پہرتے نظر آئینگے۔

## یک لشد دو شد

۱۰ اپریل کو ریوٹر کا نامہ نگار اکرا سے تار دیتا ہے کہ ہر ہیبتی کا آگبوٹ وصین نامی اکرا سے اس غرض سے روانہ ہوا کہ اشانٹی لیجانے کیلئے اور فوج لے آئے۔ سر فریڈرک ہوجسن گورنر گولڈ کوسٹ تار دیتا ہے کہ اشانٹی کے اور جرگے بھی بغاوت پر آمادہ ہوتے ہین۔ گورنر موصوف نے پہر دوبارہ فوجی امداد کی درخواست کی ہے۔ وفادار بیکوائیون پر اشانٹی والون نے حملہ کیا۔ ۵۰۰ بیکوائی مقتول ہوئے۔ اس خبر کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ملک افریقہ مین ایک ریاست اشانٹی ہے جسمین مختلف اقوام کے دیسی آباد ہین۔ اس ریاست مین ایک تخت سونے کا ہے جو بالکل خالص سونے کا بنا ہوا ہے جسقدر مختلف قومین ہین اوسیقدر اون کے اوپر اپنی اپنی قوم کا ایک افسر ہوتا ہے اور ایک شخص جو تمام اقوام مین سب سے لائق مانا جاتا ہے اوسکو طلائی تخت پر بٹہاتی ہین اور وہ سبکا سردار مثل بادشاہ کے مانا جاتا ہے۔ تمام قومین اور افسر اوسکی اطاعت کرتے ہین۔ اس ریاست مین ایک برٹش رزیڈنٹ رہتا ہے۔ تہوڑا عرصہ ہوا کہ اس تخت کا سردار مرگیا اور دوسرے سردار کی تخت نشینی پر تمام اقوام مین فساد پھیلا۔ ہنوز کوئی سردار اس تخت پر بیٹھنے نہ پایا تھا کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کو یہ فکر ہوئی کہ یہ فساد فرو کرنا چاہئے اور اس تخت پر اپنا قبضہ کرنا چاہئے لہذا ایک فوج وہان تاتی ہوئی بہیجدی۔ جب اس ملک والون نے دیکھا کہ ہماری ساری عزت اور اقتدار و وقعت اور سرداری خاک مین ملی جاتی ہے اور بنائے مخالفت و فساد (تخت) ہی اوٹھی جاتی ہے۔ اور طلائی تخت اب ہاتھ سے چلا جارہا ہے تو سب کے سب ایک ہوگئے اور ہماری مختصر سی جمیـ

## بلائی بیدرمان کسطرح ٹوٹ پڑی

ہماری فوجکے سو سپاہیون کو کمبختون نے قتل کرڈالا جو سونیکے تخت کی خواہش مین آئے تہے اونکو ساری عمر کے واسطے سونا نصیب ہوگیا اور زخمیون کی کچھ تعداد نہین لکھی۔ نہ معلوم باغی کسقدر مارے گئے ہونگے جو اونکی بہی کچھ تعداد نہ لکھی۔ مقام بیکوائی کے باشندے جو ہماری برٹش گورنمنٹ کے وفادار ہے اور اشانٹی والون کی طرف سے اونھون نے برٹش کے مقابلہ مین کان بہی نہ ہلایا اونپر اشانٹی والون نے سخت حملہ کرکے بیکوائیون کو قتل کرڈالا جب گورنمنٹ نے دیکہا کہ رنگ بگڑا جاتا ہے تو فوجون کی روانگی شروع ہوئی مقام جو اشانٹی کے متعلق ہے جہان برٹش گورنر ہے اوسنے درخواست کی کہ اور فوج بہیجو چنانچہ خاص کا جہاز ایجرا کیجانب فوج لیکر روانہ ہوا۔ اگرچہ گو ہے کہ جنگ جنوبی افریقہ برٹش کے حق مین بہت سود مگر ہم کہتے ہین کہ بہت مبارک ہے کیونکہ اول تو یہ نہین لڑائی اوسکو کہتے ہین جو برابر والے سے ہو یہ تو فساد ہے جسکو ہماری تہوڑی سی فوج پہونچکر پاؤن کے سر کچلکر رکھدیگی۔ اور سونیکا تخت آنا یا چاہتا ہے سو اب وہ جاتا کہان ہے۔ آج نہ آیا کل ہاتھ مین آیا۔ مگر آئیگا ضرور۔ کیون کہ ابہی اس معاملہ مین کسی دوسری طاقت نے دخل نہین دیا ہے۔ اگر کسی دوسری طاقت نے دخل دیدیا تو پہر البتہ ذرا ٹیڑہی کھیر ہوجائیگی۔ دنیا مین جو آجکل روز بروز انقلاب صورتین نظر آرہی ہین اسواسطے اس جنگ سے فساد پر تمام دنیا کی آنکھین لگ گئین ہین اس بغاوت کا آخیر نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ نتیجہ ہوگا کہ کمبختون نے جو سر اوٹھایا ہے اور سرکار کا نقصان کیا ہے عنقریب اپنی سزا کو پہنچ جائینگے۔

# فیض کا آسمانی

## طرحی غزل

جن پر فدا تھا ... ڈھونڈنے گئے — ایسے ستم ... کیلئے ڈھونڈنے گئے
تیغ ... ڈھونڈنے گئے — ... میں ... ڈھونڈنے گئے
معبود ... حافظ کی ... — ہم ... جیسے ڈھونڈنے گئے
وہ ... کیا ... ایک ... — ہم ... ڈھونڈنے گئے
... — ... کیلئے ڈھونڈنے گئے
... — ... ڈھونڈنے گئے
... — ... کیلئے ڈھونڈنے گئے
... — ... ڈھونڈنے گئے
... — اور ... جیسے ڈھونڈنے گئے
یا وہ ... — ... ڈھونڈنے گئے
اب ... کیلئے — ... کیلئے ڈھونڈنے گئے

کہتا ہے ... نے کہ ... ہوتا ہے
ذبیح خستہ کو ... کیلئے ڈھونڈنے گئے

نزاقہ

ظریف ہند۔ ذبیح دہلوی

## واہ کیا اسلام ہے

یارو تم تو خوب سو چکے — پیدا کیا تھا جو کچھ سب تم تو کھو چکے
... تعلق کہاں تک — دنیا میں تم وحشی جاہل تو ہو چکے

اے ہندی مسلمانو خدا کیلئے اب تو غفلت کی گہوارہ سے ... نفاق کی بیڑیاں توڑ دو۔ نفسانیت سے باز آؤ۔ خود غرضی ... رہنمائی کے پردہ میں رہزنی مت ... نشان اسلام نہ لگاؤ۔ دیکھو اسی ... و نفاق کی وجہ سے تمہاری حالت ... کہ اب تم دیگر اقوام کے نزدیک ایک شتی قوم ... گردہ جو زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ چند روز پیشتر ... میں تمہارے علم وفضل کا ڈنکا بجتا تھا اب وہی ... حالت پر قہقہے اڑاتے ہیں جو تمہاری ... و امانت داریکا لوہا مانے ہوئے تھے اب وہی تم پر غراتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہے کہ تمہارے باہمی فساد نے تمہارا رتبہ گرا دیا۔ تمہارے بغض و حسد کبر و نخوت نے تمہارا حوصلہ بالکل پست کر دیا۔ باہمی اختلاف نے اپنی جہالت اور کہالت سے اپنے قومی اور شاندار اسلامی نام (یعنی لفظ مسلمان) پر ایسا بدنما اور مکروہ دھبہ لگوا دیا جس کا چھوٹنا بجز اب وفاق ممکن ہی نہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا جسنے کانون سنا اور آنکھوں دیکھا ہے کہ تمام دنیا کے کس وناکس پر ایک اعلیٰ وادنیٰ بلکہ ظاہری صورت کو مسلمان کو بھی ایمندار دیانتدار دلیر اور باوقار سمجھا کرتا تھا یا برعکس اسکے یہ زمانہ ہے کہ ظاہر ہے۔ افسوس صد افسوس ہمیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا: غیر بودنی بود آنچہ خواہد بود۔ اب بھی متفق ہو کر ہمت کے میدان میں قدم بڑھاؤ تو سب کچھ کر سکتے ہو یقینی طور پر گوئی سبقت لیجا سکتے ہو۔ پولیٹیکل بحث سے تو ہمکو کچھ واسطہ نہیں کیونکہ اسکا نتیجہ کیا اور بلا نتیجہ بات سے عزاشی سر تا سر حماقت ہے لیکن عام مسلمانوں سے درخواست کرکے اتنا دریافت کرتے ہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ ہمیشہ ایک نہ ایک کام مسلمانوں میں باہمی بغض و عناد کا موجود ہی رہتا ہے۔ بہت دنوں سے کلکتہ میں کچھ چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی تھی اور کوئی سلسلہ خونریزی کا ہاتھ نہ آیا تھا۔ اور لیجئے اس سال عیدین ہی میں کرا دیں۔ بہلا ان بیچارے آدمیوں سے کوئی پوچھے تمہارے کیا ہاتھ آیا۔ جو غیر قوموں کو اسلام پر ہنسوایا۔ خدا خدا کرکے تقلید غیر تقلید کی آتش فساد کچھ کچھ ٹھنڈی ہوئی تھی لیجئے مقلدوں مقلدوں بلکہ حنفیوں حنفیوں کے منہ سے آپس میں لڑ گئے جیسا کہ آجکل کلکتہ کے خطابی مولویوں اور عربی علماؤں میں کاغذی ..... چل رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے عید منگل کو ہونی چاہئے دوسرا کہتا ہے بالکل ناجائز۔ واقعی عجیب تماشے کی بات ہے کہ چند آدمی ایک سٹیمر میں چاند دیکھنے گئے سب سوا جگہ اور سٹیمر بیچ سمندر میں کچھ لوگ چاند دیکھیں۔ یہ کہہ کر کہ مطلع صاف نظر آتی ہے اور اکثر شخصوں کو ابر گہرا ہوا اور سٹیمر پر ستا دکھائی دیئے۔ "کیوں؟" یہ بات فسانہ عجائب کے تماشے میں درج کرنیکے لائق۔ اور تھیٹر کے اسٹیج پر پارٹ دکھانیکے قابل یا نہیں خیر صاحب۔ وہ سٹیمر کلکتہ پہنچا۔ چند آدمی کھوجیا کھوجیوں کی طرح کھوج لگانے کیلئے ادہر ادہر چل دوڑے۔ دو ایک کو ٹھیک ٹھاک کر رویت کی شہادت دلا دی۔ وہاں کیا دیر تھی جھٹ سے فتویٰ مل گیا۔ اور کھٹ سے چھپ گیا "فلاں سٹیمر کے مسافروں نے رویت کی شہادت دیدی اسلئے عید منگل کو ہوگی" مگر آپ جانتے ہیں کہ عید الضحیٰ کی نماز صلوٰۃ الوترو تو تھی ہی نہیں کہ چپ چپاتے ادا ہو جاتی۔ لوگوں نے تحقیق کیا تو ..... اور پھر ..... سمل و دیگر تکلفت لینے سے پھر کو یہ خبر اڑی کہ اس سٹیمر کے مسافر رویت سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں مطلع بالکل صاف تھا چاند کہیں بھی نظر نہ آیا۔ اتنی ہی نہیں ایک شخص سٹیمر والوں میں سے آئے۔ اور بیان کو یا ہوئے میاں کیسا چاند اور سر در تو خاصا گہرا ابر تھا (ہاں الشیائی اصطلاح کا چاند دیکھ کر کسی نے رویت کی شہادت دیدی ہو تو دوسری بات ہے) خیر صاحب یہی زٹل قافیہ اڑ رہے تھے کہ ایک اور نیا منظر پڑا۔ زبان بعد کئی اشتہار اصرار و انکار کے دیکھے جب اشتہاری ذریعہ سے مطلب نکلا تو شام کو چند ثقہ...... اور بہ قینچ بندیوں کا گروہ ایک آدھ سیدھی سادے بھولے آدمی کو ہمراہ لیکر گلی گلی اور مسجد مسجد گھومنے لگا کہ بابا لوگو کل عید کرو بلا تکرار۔ اور تو کون ماننے والا تھا مگر گروہی کے چند آدمیوں نے قومی پیشوائی کی ناک لے تو یہ بات رکھنے کیلئے شرعی نماز پڑھ لی۔ عام لوگوں نے غل مچا مچا کر کہنا شروع کیا۔ نا خدا دن کی عید آج ہوئی یا خدا دن کی ہوگی

...ل ۔ اوہر غیر مذہب والوں نے مذاق اوڑایا۔ کہ
واہ کیا اسلام ہے۔

راقم
منشی قدرت

## چاشنی دار اشعار

ڈیر بھیا ۔ تسلیم کورنشات آداب بندگی سو تو یقیناً آپ مجھے معاف فرما دینگے کیونکہ یہ اگلے زمانہ کی رسم تھی ۔ نیز آپ معاف کریں یا نہ کریں بندۂ درگاہ اسے بالائے طاق رکھکر چند ضروری باتیں آپ سے کہتا ہوں ۔ اگر آنکھیں کھولکر اور کان بند کرکے سنئے ۔ دیکھئے سنئے یہی وہ زمانہ شروع ہوا ہے کہ انسان ایک منٹ بھی بیکار نہیں بیٹھ سکتا ۔ مدرسین تدریس نوشت و خواند نہ سہی ۔ لڑائی جھگڑا فساد دنگل مذاق ہی سہی ۔ بقول غالب جرم سے چھیڑ خوباں کر چلی جائے اسد گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی بھیا ۔ اسی جانب نے بیٹھے بیٹھے بیکاری میں دو چار شعر کہہ ڈالے ۔ خود ستائی اگرچہ اپنا کام نہیں ۔ مگر استدعا ضرور کہینگے کہ انگلستان میں بھی نے اپنی اپنی جیبوں کو رنگا ہو مگر حال کے اچھوتے مذاق میں سوائے بندۂ درگاہ کے ابھی تک کسی نے بھی قدم نہیں رکھا ۔ داد دینا نہ دینا آپکے اختیار میں ہے مگر ایکبار سن تو ضرور لیجئے ۔ دیکھئے ان شعرون کی چاشنی ہی علیحدہ ہے ۔ کیا کیا نئے مضمون پیدا کئے ہیں ۔ اگر کہیں لیسرودیہ کا جھگڑا ہے تو خاص اونکی پیاری پیاری زبان میں نظم کیا ہے اگر بی بی و میاں میں جوتی پیزار ہے تو انکے محاوروں میں موزون ہے ۔ نئے شاعرون کی زبان و مضمون میں سچ کہوں اگر خدا جھوٹ نہ بلائے تو ایک ایک مصرع میں نا فہم کے دفتر سیاہ کر دوں ۔ آپ خود ہی دیکھکر داد دیجئے ۔ لیجئے سنئے

### شاعر کسان
اونکو [illegible] بنا ملک [illegible] عمر کرتا ہے تجربہ کسانی کا

### لال بھائی
سال بھر چٹکی [illegible] [illegible] زور آزمائی کا

### شاعر منطقی
کھا رہا ہے [illegible] ہنسی آتی ہے [illegible] دل پر اثر جدائی کا

### مولوی
جس [illegible] حق [illegible] رہنمائی کا

### مضمون گو
کیا ہی [illegible] زلف [illegible] بچھو [illegible] کمائی کا

### تشبیہ
[illegible] خضاب [illegible] [illegible] کا

### قصیدہ گو
[illegible] حسرت [illegible] [illegible] کا

### نئے بگڑے
[illegible] شرافت [illegible] ہم تو نائی کا

### خواب شب [illegible]
[illegible] قصہ لڑائی کا

### تعبیر خواب
[illegible] عام ہو گیا قصہ نتیجہ یہ ہوا آخر مری [illegible] آزمائی کا

### رنگ زمانہ
[illegible] [illegible] رنگ کا دعویٰ [illegible] کا

### گردش زمانہ
زمانہ [illegible] گردش [illegible] شکوہ [illegible] کا

### مذاق حال
[illegible] [illegible] کا

### شجرۂ طیبہ
شرافت کا [illegible] [illegible] کا

### صورت [illegible] حالش مپرس
[illegible] [illegible] لڑائی کا

### پردہ کی بات ہے

دیکھا [illegible] [illegible] بری باتی کا

### عیان راچہ بیان
جو کل [illegible] سید [illegible] ماشاءاللہ [illegible] کا

**نوٹس** صبر پر دو دن [illegible] مردون کو [illegible]
مقابل ہو اگر دعویٰ ہے کچھ نغمہ سرائی کا

سہ۲۱ ق

حکمت کا پردہ از بلہرہ

## نوٹ سونگھ کے لیا کرو

بھیا چچا جنو نوٹ سونگھ کے لیا کرو ۔ ذرا کان چھپا چھپا کے سن ڈالو ۔ کیونکہ ابھی حال کا ذکر ہے کہ بستی راحت گڈھ ضلع ساگر میں ایک سیٹھ آدم نامی کے ۲۰۰ کے نوٹ چوری گئے ۔ بہت تجسس کی مگر کہیں پتہ نہ لگا ۔ مثل مشہور ہے گھر کے چور کو کوئی کیونکر پکڑے کیونکہ یہ کارروائی ایک ایسے شخص کی تھی جو اون سیٹھ کے یہاں ایک عرصہ سے نوکر تھا اور سیٹھ جی کا پورا پورا اعتبار تھا ۔ یہ شخص ذرا مستنڈا ہے اسوجہ سے پہلوان کرکے مشہور ہے ۔ اور ایک کنجڑا بھی اسی سیٹھ کے یہاں نوکر تھا ۔ قصہ کوتاہ انکی رپورٹ تھانہ میں گئی ۔ اہل پولیس نے انکی تحقیقات معقول طور پر کی جب بھی کچھ پتہ نہ چلا ۔ تم جانو پولیس والے تو اوڑتی چڑیا کو پہچانتے ۔ ان کے پھندے سے کوئی کہاں نکلسکتا ہے ۔ انہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ بھیا یہ معاملہ کچھ اور ہی ہے ۔ کنجڑا اور پہلوان حاضر تھے ۔ پہلے کنجڑے کی باری آئی ۔ اوس سے پوچھنا شروع کیا ۔ سوالات جرح بھی کئے مگر بار بار کنجڑا ابھی جلتا پڑتا تھا وہ بھی بیجا جواب دیتا رہا ۔ آخر کو تلاشی کی نوبت آئی ۔ اور جو کپڑے اوترواکے دیکھے گئے تو اسکی پائجامہ سے پانچ روپیہ سلے ہوئے برآمد ہوئے ۔ گو کہ یہ روپیہ کنجڑے ہی کے تھے مگر اہل پولیس کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ

کارروائی انھین لوگون کی ہے پھر تو خوب مرمت ہونا شروع ہوئی وہ کہتا جاتا ہو کہ مین صاحب چور اور نہین ہون یہ سب بہتان محض ہے۔ مگر وہان سنتا کون ہے۔ وہان تو تو کے دینے پڑ گئے۔ انشاء اللہ اور بندہ وہ لے والی مثل ہو گئی غسل بحمام کنجڑنے بہت گنجی جوتے پڑ گئے۔ یقین ہے کہ کوئی دو سال تک حجامت کی ضرورت نہو گی سب ڈھیلا ایسا ادھاٹا ماجھو گیا۔ اب ہمارے پہلوان صاحب۔ مگر تو یہ خیال تھا کہ ہم سیٹھ کے یہان عرصہ سے ملازم ہین اور ہمارا اعتبار بھی بہت کچھ ہے ہمسے بھلا ایسی بدتہذیبی کون کر سکتا ہے یہ اسی دھیرے دھیرے مین تھے کہ اتنے مین تھانہ دار نے کہا کہ پہلوان صاحب آپ کیا جانتے ہین۔ آپکے بھی اس وقت جو کچھ خیال شریف مین آیا ہو بیان فرمایئے۔ آخر کو وہی نوبت آئی کہ یہ حضرت کہتے تو بہت کچھ ہے کرتا. مین ایسا ہون اور مین ویسا ہون گر وہان سنتا کون ہو اچھی طرحسے تلاشی لیگئی۔ اور سوقت کچھ برآمد نہین ہوا مگر پہلوان کے بابا جو بڑا ہوشیار تھا نے پھر شبہ مین ڈال دیا۔ تھانہ دار نے دوبارہ تلاشی کے واسطے کہا کہ بلا شبہ ہو نہ ہو مجرم کی پھر تلاشی لیجائے۔ دوبارہ جو تلاشی لیگئی اب پہلوان صاحب کے کپڑے اور بدن کے خوب اچھی طرح سے ادھر ادھر جو دیکھا گیا اور انگلیان چیری گئین۔ تو پاخانہ کے مقام مین ایک کاغذ رکھا ہو نظر آیا۔ جب نکالا گیا تو وہی دو سو کے نوٹ (جو چوری گئے تھے) برآمد ہوئے اور تسکین یہ کہ ایک کاغذ مین لپیٹے ہوئے تھے (شاید یہ غرض ہوگی کہ خراب نہو جائین) دوسرے روز دونون کا چالان مجسٹریٹ کو ہوگیا۔ قسمت سے کنجڑا تو صاف بری ہوگیا۔ مگر پہلوان صاحبکو یہ حکم ہوا کہ تم بڑے گہرے پیسہ چھپانے معقول طور پر کسرت کرو اور دو ٹکڑون پیلو اور مزے سے پڑے رہو ؛

بقلم ف . خ .

عمراؤ ق

ایک پہلوان کی ہوس از راحت گڈھ

## دہوم ہی شہر مین کہ عید ضحیٰ آئی ہو
## کیسا بیمثل ہی تہوار مقدس اپنا

### عید کی پیچھے بڑ

عموماً اس نام یعنے عید کے پیچھے بڑ کو سب نے سنا ہوگا مگر دیکھا کم ہوگا۔ یہ بڑ کا میلہ عید کے اگلے روز نشتر مرحوم مین ہر سال ہوتا ہے۔ ہر قوم کا نمونہ وہان موجود ہوتا ہے۔ شہر تو شہر گرد و نواح کے دہقان بھی جمع ہوتے ہین۔ عید سے زیادہ اس میلہ کی خوشی ہوتی ہے۔ ولی حسرتین اسی میلہ مین نکلتی ہین۔ کوئی گرگٹ کھیلتا ہے۔ کوئی جھولا جھولتا ہے۔ کوئی چرخ پر چڑھتا ہے جسکی گردش کرنی نہین ہوتی وہ خود ہی ناچنے لگتا ہے۔ نیزہ بازی خوب زور و شور سے ہوتی ہے اور الم علم بازیون کا تو کچھ ٹھیک ہی نہین جسطرف دیکھئے ہی بازی نظر آتی ہے ایکطرف دیکھئے تو پٹھان مرغی کے انڈے لڑا رہے ہین اور داو جیت کر جھولیان بھر رہے ہین۔ کوئی تو بازی کی بڑائی ہوتے گھوم رہا ہے کوئی بازی کی شاخ لئے ہوئے گشت کر رہا ہے۔ کہین لشکرون مین گانا ہو رہا ہے ایکطرف دیکھئے تو اسی مین وعظ بھی ہو رہا ہے۔ غرض سرائے غت پٹ گی اور کچھ سنائی نہین دیتا۔ قسم قسم کی چیزین میلہ مین بکتی ہین۔ طرح طرح کی مٹھائیان رکھی ہین مگر اللہ کے فضل سے ذائقہ کسی مین نہین ہے۔ فالودہ۔ لیمنیڈ۔ کھیر جابجا فروخت ہو رہی ہے گنڈیریون کے ڈھیر لگے ہوئے ہین۔ ہندو غریب اکثر کام ہی کیسے کرین۔ پر گنڈیریان ضرور کھائین انکو بغیر تو یہان ہندو مسلمانون کو چین نہین پڑتا پیسے دو پیسے کی گنڈیریان خرید لین اور گھر تک چوسر چوسر کرتے چلے گئے۔ کھلونے والے علیحدہ ہی سستے پٹھانون کو کچھ سمجھکر بلا رہے ہین۔ پشوری برابر گرما گرم بک رہے ہین۔ حلوے کے خوان بھرے رکھے ہین بھینسون کے کباب تیار ہو رہے ہین۔ اور بھتانی کیا مزے سے کبابون کو چٹپٹا چٹپٹا کھا رہے ہین سو

نقاب رخ سے یہ کسکے سرکی وہ کون جلوہ دکھا رہا ہو
کڑاہی چولہے پہ کسکے کھڑکی وہ کون حلوا پکا رہا ہے

ایکطرف دیکھئے تو شیخ صاحب بھی کبابون کی دوکان لگائے بیٹھے ہین۔ اخاہ یہ تو بڑے مقطع ریش ہین شیخ صاحب آپکا اسم مبارک کیا ہے جناب مجھ کباب فروش نیازمند کو شیخ فطوری کہتے ہین۔ اللہ اللہ آپکے تو نام ہی سے ڈر معلوم ہوتا ہے آپکے بزرگوار نے کس قسم کا نام رکھا ہے کیا آپ پیدایشی اسم با مسمی ہین جی نہین میرا اصلی نام تو اور ہے لیکن فی زمانہ مجھکو آپس مین نفاق ڈلوانے اور جھوٹے مقدمے قایم کرانے مین ازحد مشاقی ہو گئی ہے اسوجہ سے خلقت مجھکو فطوری کہتی ہے آپکا سر کیون گھٹا ہوا ہے کیا اسمین بھی کوئی مصلحت ہے خیر بہات سوا ہجر کیا عرض لیکن میرے سر پر تو ہفتہ وار حجام صفایا کرتا ہے گر بیلے شیطلے کے روز بندہ قصداً اپنے سر پر صفاچٹ میدان کرا لیتا ہے آپ تو شیخ جی بڑے ہی مشہور شخص ہین اگر ارشاد ہو تو ذرا آپکی چندیا سہلا دین۔ جناب خبردار ایسی باتین نہ فرمایئے۔ اتنی مروت مین نہین کرتا سیکڑون آدمی میرے سر مقدس کو حسرت کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ اور انکی دلی حسرت دل ہی مین رہ جاتی ہے۔ بندہ مطلق پرواہ نہین کرتا۔ اگر ایسی مروت کرون تو بندہ کا سودا وغیرہ خاک ہی مین مل جائے اچھا شیخ صاحب اگر آپ اجازت دین تو کچھ اشعار بھی آپ کی شان مین نذر کئے جائین۔ جی بیشک اسمین مضائقہ نہین۔ ضرور فرمایئے۔ بلکہ دس پانچ آدمیون کو بلا لیجیے تاکہ وہ بھی سنکر ثواب حاصل کرین اور مجھکو بھی لطف آئے۔ بہت اچھا سنئے۔ بسم اللہ کی برکت سے شروع کرتا ہون — اشعار

جیسے ہی مین رند سے شیخ خانہ نوش ہو گئے
اک دو ہی گھونٹ پی کے وہ مدہوش ہو گئے
دو چار شیخ پی چکے تو حال شیخ کا
سب لوگ دیکھتے رہ گئے ہم وہ بیہوش ہو گئے
رندوں نے شیخ جی کا گلے سر پہ کر دیا
وہ چوٹیاں لگا کے بیہوش ہو گئے
لپٹے تو کان کھینچ کے اٹھنے پڑھا لئے
اب آدمی سے صورت خرگوش ہو گئے

بس جناب بس۔ اب نہ سنائیے۔ بندہ کا جی خوش ہو گیا۔ اب پھر ملاقات ہو گی۔ بہت بہتر ہے تسلیم لیجیے شام ہو گئی۔ اپنے جانب ذرہم تو بھلے تو چہرہ ہم ہم پر مسرور ہو کر گھر کو راہی ہوئے۔ الله الله خیر صلا۔

### واقعہ

سید محمد حسن ساحر لکھنوی۔ از ارشاد در

## لیگئیں ہوش و خرد کی نشلی آنکھیں
## ایکدم لوٹ لیا کس نے خزانہ دل کا

عاشقوں کی شان نسیہ امن کی جان میاں چھبا در صاحب السلام۔ اخاہ۔ حضرت آئیے آئیے مزاج مقدس۔ اجی جناب مزاج وزاج کی تو کچھ نہ پوچھیے زندہ ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ این این۔ واللہ یہ تو آپ الفاظ کہا جسکے حرف حرف سے حسرت ناامیدی ٹپک رہی ہے۔ بلفیب دشمنان کیا مزاج حضور انور بگڑ تو نہیں گیا تھا جو اسطرح مایوسانہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ حضرت بس اسکو تو نہ پوچھیے کوئی اور ذکر چھیڑیے۔ اف کلیجہ منہ کو آ گیا۔ دل پھر بیقرار یاں دکھلانے لگا۔ پھر کسی غارتگر دین و ایمان کی شکل آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ اور پھر کسی طرحدار کی شوخیاں یاد آ گئیں۔ اف۔ ہائے۔ اخاہ حضرت اب سمجھے ہمیں۔ آنا تو یوں کہیے کہ کسی سے آنکھیں چار ہو گئی تھیں اور کسی پر دل آ گیا تھا۔ یہ سب اسیکا ہے۔ اور یہ ہر ہر فقرے پر ہٹے جاتے اف اسی حسین مہ جبین کے عشق کا پتہ بتلاتے ہیں۔ کیوں حضرت نہ سمجھو گے ہم بھی کیا بال کی کھال نکالتے ہیں اور کیا دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ اچھا تو پھر کچھ سنا بھی ڈالیے کہ کیا کیا ماجرا گذرا۔ بس زیادہ نہ چھپائیے۔ مثل مشہور ہے کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن۔ اچھا لیجیے۔

ذرا تو نہ شریف کو سنبھالکر سن ڈالیے۔ پرسوں رات کو عالم خواب میں اینجانب کے دولین جو سیر و تفریح کی آئی تو چپکے مکان سے نکل ناک کی سیدھ پر چلا۔ بندر روڈ پہنچے اور ایک بیچ پر جا کر ڈٹ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آفت ناگہانی بلائے بیدرمان غارت گر دین و ایمان عجب ناز و انداز سے آ کر مابدولت کے پہلو کے بیچ پر بیٹھ گئی۔ ماشاءالله اوسوقت کی حالت جب یاد کرتا ہوں تو دل بافسوں اوچھل جاتا ہے اور ذرا ذرا دیر میں اوٹھکر ادہر اودہر دیکھکے پھر بیٹھ جاتے۔ مین نے تو سمجھا کہ یہ بت طناز کی شوخیاں ہیں جو اس شعر کی مصداق بھی ہے۔ یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل میں یار نکارنگ لائیگا: قیامت بنکے اوٹھینگے بھبھوکا بنکے بیٹھے ہیں۔ مگر پھر بعد کو معلوم ہوا کہ میرے جیسا اوسکو بھی کسیکا انتظار ہے۔ دل خنجر عشق سے فگار ہے۔ خدا جانتا ہے۔ ہر ہر ادا اوسکی آفت کیا بلکہ قیامت تھی۔ جس انداز کو دیکھیے بس نہ پوچھیے اپنی طرف بلا رہا تھا۔ کرشمہ و عشوہ نبھا رہا تھا۔ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم: کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست: کچھ عالم ہی نرالا تھا۔ میں ادہر بیقرار تھا۔ اوسکو الگ اوڈہر کسیکا انتظار تھا۔ میں اسپر محو و جان نثار تھا۔ وہ اور ہی کا طلبگار تھا۔ مین ادھر خدا اوسکی زلفوں کی طرح پریشان تھا اسکو ادہر کسی اور کے ملنے کا ارمان تھا۔ آخر بڑی انتظار کے بعد اوسکا حبیب میرا رقیب آ گیا۔ اوسکی انتظاری گئی۔ میری بیقراری بڑھی۔ ادہر خورشید عالمتاب نے اسکے چہرۂ انور کے روبرو خجالت اوٹھا کر پردۂ مغرب میں غائب ہو گیا اور ادہر اون دونوں نے کہیں جانیکی ٹھہرائی۔ مابدولت بھی سایہ کیطرح ساتھ ساتھ ہو گئے۔ آخر یہ ایک کمرہ میں ..... کے قریب چلے گئے۔ اینجانب بھی پیچھے ہو لیے۔ مکان میں پہنچکر کیا دیکھا اس سرو قد نے گھونگرو پاؤں میں باندھے اور بڑے ناز و انداز سے غزل اینجانب نے سنی کی اور خوب ناچ گائی۔ وہ غزل یہ ہے:۔

## غزل

| | |
|---|---|
| قربان اس ادا کے یہ اچھی ادا ہوئی | تھی تیری چلن کہ قیامت بپا ہوئی |
| شوخی غضب کی تو شرارت بلا ہوئی | ہر اک ادا تو کچھ تری دل ربا ہوئی |
| شوخی تجھی پہ ختم ہے دلربا ہوئی | چتون شریر شوخ نگہ آنکھ سحر فن |
| بیجا بھی تجھ سے بات کبھی وہ بجا ہوئی | سچ ہی کبھی جو بھی تو وہ ٹھہرا غلط |
| صورت وہ تیری پہلی سی شوخ کیا ہوئی | کس گلبدن کی یاد ہے کیسا چہرہ زرد ہے |

### داقم

اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا
یاد آتا ہے ہمیں ہائے زمانہ دل کا

### بقلم

شوخ نگار شوخ — ازبمبئی کولا محلہ

## عید کو بھی تو کھنچے رہتے ہیں خنجر کیطرح
## اک برس دن کی ملاقات ہے یہ بھی نہ سہی

چشم فسونساز کے دلدادہ جمال جانان کی آرزو میں بسمل کیطرح تڑپ رہے ہیں۔ دن رات مکان کے گرد تصدق ہونے پھرتے ہیں مگر دہان کیا۔ کچھ خیال ہی میں نہیں خدا جانے ان لوگوں کے دل میں یا پتھر یا فولاد پتھر دل کے گئے۔ آہیں کھینچے کھینچے چلاتے۔ بیکل خنجر کی تاب

جس وقت کسی کا رنگین، دلفریب، حسین اور لطیف بھولا بھالا چہرہ سادہ سادگی منع کا نقشہ پیش نظر ہوتا ہے تو دل بیتاب بیخود ہو کر تکلف گفتگو [illegible] کرتا ہے۔ ہائے سادگی میں بھی قیامت کا سامنا ہے۔ کوئی [illegible] سامنے ٹھہر کر دیکھے ناز بیشمار کو عرق افشانی [illegible] گرتے پڑتے رخسار۔ وطن کی بلا خیز [illegible] تحفہ دینے کو آگری ہے گویا [illegible] خدا داد کی مالا کا سا بھی سونا کہیں میں شروع جوانی کا دل بہانیوالا حسین بے چین کر دینے والا دلکش اور بہار دیس حسین سا نٹ ہی میں ہے سرکشی کے نکالا جاتا ہے جو تمام جسم اور کے گرد گرد نثار ہو کر [illegible] کی بلائیں لیتی ہوئی اس ستمگار منظر کو آغوش شفقت میں لئے بیٹھی ہے جسکی دلفریب چالیاں بے اختیار آنکھوں کو اپنی طرف متوجہ کئے لیتی ہیں یہاں لاکھوں عشاق کی سچی شہادت دیتا ہوا سکڑوں دن کو [illegible] میں [illegible] مصروف ہے ادہر سرمگین آنکھیں قتال عالم ہیں جن میں سرمی کی تحریر نے خار سنگار تلوار کھینچی ہے۔ اُف اُف ستم ہو گیا۔ خدا جانے آئینہ میں کیا نظر آگیا پریشانی کے تیور بل سیف خونخوار بن گئے۔ نگاہیں بجلیاں گرانے لگیں چہرہ کی سرخی نے حسن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے دیکھتے ہی تمثیل آئینے میں سکتا ہو گیا نہ خود تماشائی بنا آپ ہی تماشا ہو گیا۔ آخر میں کسی نے برا جسے کہا سو آئینہ کو دیکھے شاہجان [illegible] روبرو کی [illegible] آئینہ [illegible] دیکھو تمہاری تیر [illegible] ہیں نہیں [illegible] اور وہ جو چڑھا کے آئینہ دیکھئے [illegible] کرتا نہیں ہے تیر کمان سے چلا ہوا لیجے حضرت یہ نظارہ تو میں رہا۔ اب دوسرا سین ملاحظہ ہو۔ گرمیوں کی ابھی سے وہ شدت ہے کہ کسی جری دلیر دشمنوں کو بھی ہوگی۔ گرم ہوائیں تڑاقے کی چلچلاتی دہوپ میں بچے سے کچھ پہلے ہی گھر پہنچی شرافیہ کے بیچ اور نے دیتی ہے [illegible] دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ نیم و غم معلمین [illegible] بہت [illegible] اور [illegible]

نیم گرگیا ہوگا۔ دوسکو واقعی بڑی بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑیگا کیونکی امانت دیپلے ہی ہیل جھیجے بہادر دن داتے ڈاکٹروں کی مدد سے (نمبر کہیں کہیں) علاج جسکی پیپنے کا دھیان ہو۔ سامنے والے سکھڑ آدمی کی قسم کچھ ڈھنگی جیسی بات نہیں۔ روز براتوں کو استادی کے موسم کی خبر مانگی جاتی ہے۔ جو بڑا تو خاصہ ملاحت دیرات آنکھوں کو سامنے۔ اور پیر یہ کتنے بڑی فایدہ کی بات ہے کہ اگر خوش ہو گئے تو تنگ کر زمانہ کا پردہ بنا دینگے اور سننے کسیکا دہلی میں آتا تھا کہ یعنی کالی بلا گلی پڑیگی خدا جانے اس تیلیا کا کر میزی رنگ میں کس بلا کا اعجاز ہے کہ آواز سنتے ہی آدمی بے قابو سا ہو جاتا ہے۔ ذہانی ماگرجے دریا کی تیراکی کا حال تو کچھ پوچھئے کچھ غوطہ خوری خوب جانتے ہوں گے۔ یہ تیرا بدولت تجھ سے ہیں میں یار کدھر کچھ شاعرہ کا تو حال سناؤ۔ بمبئی کی ترمیں جو شمع محفل ہے تشریح ذرا سی آدھا کر دیا تھا۔ سا ہو خاصا ہو گیا۔ اگلے ۲۸ اپریل یوم شنبہ قرار پایا ہے مصرع طرح سے جام بنی جام ہے یا مری ہی کہیں جام میں ہے۔ جام کا قافیہ ردیف ہے۔ ابکی غزلیں بڑی پُرزور ہونگی اور اکثر بیرونجات سے بھی جناب تشریف لائینگے حضرت فرخ صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ [illegible] آب والی غزلیں جنکی معافی میں کہیں جاتی ہیں ہمارے اکثر احباب نے بہ تکلفانہ اخلاق سے ہمیں مجبور کیا۔ کہ دوبارہ غزلیں روانہ کر دیں تاکہ پنچ میں شایع ہو کر انکے کشت دل کو تسلی دینے یا سیراب کرتے ہیں ہم خیال کا کام دیں لہٰذا ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔ ذرا انصاف کی عینک لگا کر ملاحظہ کیجئے گا۔

جناب ہری پرشاد شید لکھنوی تلمیذ خلافی ما حضرت آتش صاحب دہلوی

| | |
|---|---|
| ریشم زلف گذار شباب در تہ آب | کہ ہی دیکھا تھا سوکا خواب در تہ آب |
| وہ شہر دل ہوائی انکی غرت تا | کہ چھپا ہو بہ جگر کباب در تہ آب |
| جتنی تند قہار صلح جکا ہو | کہ بہت نزیب [illegible] در تہ آب |
| نگاہ سے کہ کیفیت ہے [illegible] | کہ تیز رو ہو جو شراب در تہ آب |

| | |
|---|---|
| ہماری [illegible] کشتی کے لنگر جو ڈوبے تہے | تو غرق ہو مہ و آفتاب در تہ آب |
| لگا ہے جن کو ہر جوانی کو دریا میں | لگا ہی ہو بقعش [illegible] در تہ آب |
| غم وردوں کو لگا دریس انسکو تکی | چکا مردم دیدہ ثواب در تہ آب |
| یہ حال ہے عرق انفعال سے اپنے | ملا ہو نار سقر کو عذاب در تہ آب |
| دم اخیر ہے تیغ نگاہ کا پانی | چکا ہو عمر رواں کا حساب در تہ آب |
| سوال مس پہ آئینہ وہ دکھاتے ہیں | ملا ہو بقا یہ جکو جواب در تہ آب |
| وہ خوف اشک ندامت ہیں جو شرم ہوئی | جلا ہیں نا ہی خانہ خراب در تہ آب |
| خیال میں تیغ قاتل ہو تو سیلاں بنا | گذر گیا مرا عہد شباب در تہ آب |
| ازل سے ڈوبا ہوا ہے دنیا کا قصہ | ملا ہو دیدہ تر کو خطاب در تہ آب |
| جہاں [illegible] دیدہ گریاں سے پانی [illegible] | تمل پڑ [illegible] گیا ہو سحاب در تہ آب |

زمین سخت تھی پانی بنا دیا شید
ہمارے [illegible] در تہ آب

منشی پیارے لال صاحب رونق دہلوی تلمیذ [illegible]

| | |
|---|---|
| ہوا [illegible] میں مست شباب در تہ آب | مقابل [illegible] آفتاب در تہ آب |
| غضب کا سوز دروں ہے [illegible] | دل و جگر ہوئے جلکر کباب در تہ آب |
| یہ کون ہو گیا دریا میں جلوہ ریز بیان | کہ جلتی [illegible] آفتاب در تہ آب |
| گھلا یا روغم فرقت نے بھر گیا پانی | گذر گیا مرا عہد شباب در تہ آب |
| [illegible] آئینہ میں عکس [illegible] کا | ہوا ہی جلوہ گلگوں نقاب در تہ آب |
| غضب کا ضعف ہو روئی [illegible] | اما [illegible] چشم پرآب در تہ آب |
| کیا ہو آئینے میں کسی کی [illegible] | ڈوبے ہیں کتنے ہی جام شراب در تہ آب |
| گذر گیا عرق شرم سے جسیاں میں | چھپا ہوا [illegible] حباب در تہ آب |
| ڈوبے ہیں غیرت غضب آب تیغ قاتل نے | کہ مل [illegible] در تہ آب |
| [illegible] گوہر [illegible] | چھپا [illegible] آفتاب در تہ آب |
| [illegible] دریا میں | تو ساحل [illegible] آب |
| [illegible] | [illegible] در تہ آب |
| [illegible] | [illegible] آب |
| [illegible] | [illegible] در تہ آب |

غزل [illegible] ہوئی [illegible] رونق
[illegible] سحاب در تہ آب

۱۲ ق

خدا [illegible] رشید [illegible]

# جاسوسوں کی رپورٹین

پٹنہ استھ ہوگہ [illegible] رپورٹون مین [illegible] ہے

کہ ملک کی حالت بہت خراب ہے اور [illegible] کی [illegible]

جارہی ہین [illegible] انھین موقعین [illegible]

دیہات کی حالت کے متعلق کوئی [illegible] نہ [illegible]

[illegible] کے [illegible] وہان کے [illegible] سے

[illegible] مختلف رپورٹون سے

[illegible] کے جنوبی [illegible] کی شمال

کی طرف لوٹ رہے ہین [illegible] پاس بہت

[illegible] ہے

چین کا [illegible] کے [illegible]

نے ایک [illegible] کی [illegible]

تھی ۔ اونھون نے ایک [illegible] رشوت دی اور

[illegible] ایک خط روانہ کیا [illegible]

سے اوس خط کو [illegible]

کی ترکیب خالی گئی [illegible]

برٹش [illegible] کو [illegible] اور زیادہ [illegible]

کے ساتھ [illegible] ہو رہی ہے ۔

رپوٹر [illegible] سے تار دیتا ہے کہ لارڈ [illegible]

نے [illegible] سے مقابلہ کا [illegible]

کہ بس مقام پر جب ضرورت ہو ایک [illegible]

کر سکینگے ۔

رپوٹر [illegible] سے تار دیتا ہے کہ ایک [illegible] فوج

[illegible] کے بعد [illegible] پہونچی [illegible]

ایک [illegible] ضلع کے بلوے کو بھی [illegible]

باغیون کے سردارون کو گرفتار کر لیا ہے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاتا ہو کہ [illegible] کی خبر [illegible]

لندن [illegible] منظور [illegible]

جانب نقل کر رہے ہین ۔

[illegible]

لائن کو [illegible] ہو چکا [illegible]

بلومر کی کیمپ مین لوٹ آئے [illegible]

ماہ حال تک [illegible] خیریت تھی

حیدر آباد دکن ۔ [illegible] اپریل [illegible]

نظام [illegible] ٹرین پر سوار ہو کر [illegible]

جہان [illegible] کیمپ تیار ہوا ہے ۔ [illegible]

ہفتے تک [illegible] ہونگے ۔ چونکہ [illegible]

[illegible] امید ہو کہ [illegible]

حکم نافذ ہوئے [illegible] کی تمام

بارکون مین [illegible] جائین ۔

گورنمنٹ [illegible] پولیس [illegible]

کے ایک [illegible] سال [illegible]

کے قتل [illegible] جرم مین گرفتار کیا [illegible]

اتوار کے روز [illegible]

[illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible] ماہ حال [illegible]

مجرم نے اقرار کیا کہ [illegible]

پر مجبور کیا [illegible]

مجسٹریٹ صاحب کا اجلاس [illegible] قاتل پیش ہوگا ۔

[illegible] اتوار کے روز پلیگ کی [illegible] واردات

اور [illegible] موتین ہوئین [illegible] کے روز [illegible] اور

[illegible] موتین ہوئین ۔

کلکتہ ۔ اتوار کے روز [illegible] پلیگ کی [illegible]

وارداتین اور [illegible] موتین ہوئین [illegible]

[illegible] موتین [illegible] ضلع پٹنہ مین

واردا تین طاعون کی تعداد مین [illegible]

[illegible]

[illegible] جنرل [illegible] کی فوج [illegible]

جانبی گورنمنٹ [illegible]

جنرل [illegible]

[illegible]

[illegible] برٹش [illegible] امدادی فوج [illegible]

[illegible] کی طرف روانہ ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور [illegible] حفاظت [illegible]

[illegible]

محاصرہ سے [illegible] ہو ۔

لارڈ رابرٹس [illegible] اپریل [illegible]

[illegible]

[illegible] دشمن [illegible] حملہ کرتے ہین

[illegible] بڑھ جانے کے بعد [illegible]

منقطع ہو جائے ۔ [illegible] فوج [illegible]

ہماری توجہ دو جانب [illegible] کی طرف [illegible]

ایک فوج کا [illegible] جنرل [illegible]

اور دوسری کا [illegible] جنرل [illegible]

[illegible] جنرل [illegible]

[illegible] قید کر لیا ہو ۔ جنرل [illegible]

مین سخت بارش کی باعث [illegible] تکلیف [illegible]

[illegible] کو امید ہے کہ [illegible]

[illegible] دشمن کی خبر لینگے ۔

[illegible]

[illegible] جنرل [illegible]

یہان پہونچ [illegible]

[illegible] کی [illegible] ثبوت [illegible]

[illegible] پہنچے ۔

اخبار پایونیر نے ایک خوفناک گمنام چٹھی شایع کی۔ جس سے قواعد طاعون پر خوفناک بلوہ کی بو آتی ہے۔ التجا ہے کہ قانون طاعون موقوف ہو۔ کیونکہ یہ طاعون سے سخت تر ہے۔ ورنہ خدا کی مرضی۔ چٹھی منجانب ہندو مسلمان و عیسائی ہے۔ اگر کوئی دیسی اخبار یہ چٹھی چھاپتا تو سڈیشن میں دھرا جاتا۔ چٹھی پٹنہ کی ہے لیکن مہر ڈاک امین آباد للمدنگی ہے۔ قواعد طاعون کی نسبت جو اس قسم کی غلط فہمی گورنمنٹ کو ہوئی ہے ۱۸۹۷ء کا دھوکا ہوتا ہے۔

انجمن اسلامیہ امرتسر نے ایڈریس خیر مقدم میں حضور وائسرائے کا شکریہ ادا کیا۔ جامع مسجد میں بوٹ سمیت دیئے گئے۔ خالصہ کالج کا ایڈریس لیا۔ جواب عقب میں بھیجیں گے۔ سکھوں کی تعریف کی۔ فرمایا کہ دیسی سکھوں کو ترقی دو۔ مغربی نقل مت کرو۔ وہ بمقابلہ مشرقی نزاکت کے شکل بھدی ہے۔ فرمایا کہ ہم والیان ریاست کو تاکید کرینگے دیسی قالین استعمال کریں۔ اور یورپ سے ایسی قالین نہ منگوائیں۔

میونسپلٹی امرتسر نے ۷ لاکھ روپیہ قرض لیا چاہتی ہے۔ آب رسانی۔ بدرو۔ اور نیا ہسپتال بنیگا جلد۔ دیہلے نے کہا کہ پہلے بدرو کا انتظام پورا کر کے آب رسانی کو چھیڑنا چاہئے۔

کوہاٹ میں حضور وائسرائے کی یہ تیسری سپیچ ہے جس کی تقریر پولیٹکل معنوں میں دور تک مؤثر تھی۔ خبر دی سیستان کی طرف تجھتی لگ رہا ہے ایسی وہ کے اخیر تک جاری ہو جائیگا۔

حیدرآباد سندھ میں بالے کے مخدوم صاحب کو پھانسی کا حکم ہوا باقی ۳ کو عمر قید کالا پانی کی سزا ملی۔ کاٹھیاواڑ کے ۳ ڈاکوؤں کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر بانڈ نے مسلح پولیس کی امداد سے گرفتار کیا۔

ہندوستان کو فوج کے متعلق خبر اس کا سر بھیجو دو...

کی تعداد ۱۰ لاکھ ۱۲ ہزار تک پہونچگئی۔

رنگون میں مسٹر گریفن کو ایک پاگل گھوڑے نے کاٹا۔ شملہ بھیجے گئے تھا۔ بہر علاج پیرس کو تشریف لیگئے۔ وٹرنری کالج لاہور کے پروفیسر کوا مسن صاحب کو پاگل کتے نے کاٹا۔ بہر علاج پیرس کو تشریف لیجائینگے۔

علیگڈہ میں ایک بزاز کو بجرم چوری دو سال کی سزائے قید ہوئی تھی۔ جج صاحب نے ملزم کو ضمانت پر اس وجہ سے رہا کیا ہے کہ اسقدر مال مسروقہ ایک شخص کسی حالت میں نہیں لیجا سکتا جب تک دو چار آدمی اور شریک ہوں مکرر تحقیقات کیجاوے۔ مدعا علیہ کا یہ بیان ہے کہ مدعی میرا خود شریک تھا اسنے خود یہ اسباب میری دوکان میں رکھا ہے۔ بوجہ عداوت الزام چوری میرے ذمہ لگایا ہے۔ (زمانہ نگار)

وبائے ہیضہ۔ دہلی سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر جو قحط زدوں کے لئے امدادی کام جاری کی گئی ہیں۔ وہاں وبائے ہیضہ پہلی جسمیں ۸۰ سکھ جو وہاں رہتی تھی اونمیں سے مبتلا ہوئے اور ۳۰ مر گئے اور باقی جو سکھ جو وہاں رہتے تھی بھاگ گئے۔ ۸۰ قحط زدے بیکانیر سے دہلی آئے تھے وہ بیکانیر کو واپس بھیجے گئے۔ وبائے مذکور سے ہر روز بیس موتیں ہوتی ہیں۔

دورہ حضور وائسرائے لارڈ کرزن بالقابہ ڈیرہ غازیخان سے غازی گھاٹ ہوتے ہوئے چہارشنبہ کو دریا خان پہونچے۔ چہارشنبہ کے روز سخت دھوپ میں مسافت طے کی وہاں سے ہز اکسلنسی ڈیرہ اسمعیل خان گئے جہاں نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے بڑے تپاک سے اونکا استقبال کیا۔

دورہ سپہ سالار افواج ہند سر ابرٹ...

کو پرسوں شام کو سپہ سالار کمانڈر ان چیف کراچی اور کوئٹہ کے دورہ سے بمبئی واپس آگئے۔ ہز اکسلنسی کے ہمراہ برگیڈیر جنرل بارنو۔ اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری میجر سنیفن۔ ایڈیکانگ کپتان نو۔ دیسی ایڈیکانگ سردار بہادر رسالدار میجر عبداللہ خان بھی آئے۔ بالوا بندر پر اتر کر ہز اکسلنسی بائیکلہ کلب میں گئے وہاں سے شب کو پونہ پاسنجر ٹرین میں سوار ہو کر مہابلیشور تشریف لیگئے۔

ڈیرہ غازیخان کو خوف غرقابی سے مقام گدئی کو لیجانا اچھا نہ ہوگا۔ بہتر موقع جامپور سمجھا گیا۔ یہ مقام پندرہویں صدی کے اخیر میں آباد ہوا ۱۸۱۹ء میں سکھوں کے تحت میں آیا۔ اب بیس ہزار کی بستی ہے۔

کانپور میں۔ خزانہ کوتوالی۔ ٹون ہال اور تمام شہر کے مقامات پر سنگین پہرہ ہے۔ امید کہ اب امن ہوگا۔

اگر رعایا کی عرضی کارگر ہوئی تو مسٹر سی یم ریواز بالقابہ جدید لاٹ صاحب ممالک شمال مغرب ہونگے۔

## طاعونی شکار

| تاریخ | مبتلائے طاعون | اموات طاعون | اموات کل امراض |
|---|---|---|---|
| ۱۵ اپریل | ۱۳۰ | ۵۲ | ۳۰۰ |
| ۱۶ اپریل | ۵۶ | ۷۱ | ۲۸۶ |
| ۱۷ ,, | ۱۱۵ | ۵۸ | ۲۹۳ |
| ۱۸ ,, | ۹۳ | ۷۴ | ۲۶۷ |
| ۱۹ ,, | ۱۱۳ | ۹۳ | ۳۱۳ |
| ۲۰ ,, | ۹۰ | ۷۱ | ۳۰۹ |
| ۲۱ ,, | ۶۹ | ۷۵ | ۲۹۰ |

مطبع حمیدیہ واقع بھنڈی بازار بمبئی میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا